اردو زبان کی ترویج میں علماء کرام کا حصہ

از ڈاکٹر محمد ایوب قادری

راہِ نجات

اور

اس کا مصنف

ہمارے ملک کے مشہور محقق اور سکالر برادر مکرم جناب ڈاکٹر محمد ایوب قادری کراچی نے اردو ادب میں علمائے کرام کی خدمات کے موضوع پر پی ایچ ڈی کیا ہے اس گراں قدر تحقیقی کام کے بعض حصے انہوں نے الحق کو عنایت فرمائے ہیں اس سلسلہ کی ایک قسط سید احمد شہید کے نام سے شائع ہوئی ہے اب دوسری قسط پیش خدمت ہے امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی اس حق نوازی سے نوازتے رہیں گے۔ (ادارہ)

اردو زبان کا یہ مختصر سا رسالہ ہے جو نہایت مقبول رہا ہے اس میں اسلام کے پانچ ارکان کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے ضروری مسائل اختصار کے ساتھ سادہ سلیس زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مصنف کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس کتاب پر بحیثیت مصنف ۱۔ شاہ رفیع الدین ۲۔ شاہ عبدالعزیز ۳۔ مولوی حافظ محمد علی پانی پتی کا نام چھپتا رہا ہے۔ کبھی کبھی مصنف کے نام کے بغیر بھی یہ رسالہ طبع ہوا ہے[1]

۱۔ شاہ رفیع الدین

شاہ رفیع الدین کے نام سے مطبع مصطفائی لکھنؤ سے مندرجہ ذیل چار ایڈیشن شائع ہوئے۔

۱۔ ۱۲۵۶ھ ۱۸۴۰ء ۲۔ ۱۲۵۸ھ ۱۸۴۲ء ۳۔ ۱۲۶۰ھ ۱۸۴۴ء ۴۔ جمادی الآخری ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء

خاتمۃ الطبع کی عبارت اس طرح ہے جس میں مصنف کے نام کی صراحت کی گئی ہے[2]

---

[1] مطبع محمدی لکھنؤ ۱۸۵۲ء، مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۵ھ ۱۸۸۷ء، مطبع رزاقی کانپور ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء، مطبع افتخار دہلی بغیر سن طباعت اور مطبع اہل سنت لاہور بغیر سن طباعت۔ راہ نجات کے نسخے ہماری نظر سے گذرے جن پر مؤلف کا نام نہیں ہے۔

"شکر خدا کا کہ چھپنا مختصر بزرگ صفات یعنی رسالہ راہ نجات تصنیف حضرت مولانا رفیع الدین دہلوی مبرور کا بیچ مطبع مصطفائی کے۔ کہ شہر لکھنؤ محلہ محمود نگر میں واقع ہے۔ تاریخ بیسویں شہر جمادی الثانی ۱۲۷۲ ہجری کو محمد عبد الہادی خاں خلف الرشید محمد مصطفٰے خاں ابن حاجی محمد روشن خاں مرحوم کے اہتمام سے اختتام کو پہنچا"

اخبار لائبریری رام پور میں راہ نجات کا ایک خطی نسخہ جس پر بحیثیت مصنف شاہ رفیع الدین کا نام ہے کاتب کا نام اور سن کتابت درج نہیں ہے۔ اس طرح ہے[۱]

"شکر خدا کا کہ رسالہ راہ نجات حضرت مولانا رفیع الدین دہلوی کا تمام ہوا"

یہی وجہ ہے کہ بعض حضرات مثلاً مؤلف "حدائق الحنفیہ" پیر مرتضٰی خاں رام پوری ۱۸۸۰ء اور مولوی محمد شفیع مرحوم وغیرہ نے رسالہ راہ نجات کو شاہ رفیع الدین کی تصنیف قرار دیا ہے۔

بلکہ سر سید احمد خان نے بھی اس رسالہ کو شاہ رفیع الدین یا شاہ عبد القادر کی تصنیف گمان کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جامع مسجد دہلی کے پیش امام سید محمد بخاری ف ۱۸۹۹ء کو ۱۸۸۷ء میں ایک خط لکھا ہے اور اس میں ایسا خیال ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :۔

"دو رسالے مسمی راہ نجات اور حقیقۃ الصلوٰۃ مدت ہوئی کہ میں نے دیکھے تھے اور میں خیال کرتا ہوں کہ دونوں رسالے اردو زبان میں مولوی رفیع الدین یا مولوی عبد القادر صاحب کی تصنیف تھے بالفعل جو رسالے از نام راہ نجات و حقیقۃ الصلوٰۃ متعدد چھاپہ خانوں میں چھپے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ دونوں رسالے آیا درحقیقت مولوی رفیع الدین صاحب کی تصنیف سے تھے یا مجھے غلط خیال ہے۔ اور اگر تھے تو وہی ہیں جو چھاپہ ہوئے ہیں یا اور کوئی ہیں"

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد مصطفائی پریس منتقل ہو گیا اور ایک شاخ نظامی پریس کے نام سے کانپور میں بھی قائم ہوا۔ اور اس کے مالک و مختار مصطفٰے خاں (۱۲۵۹ھ ۱۸۵۲ء کے چھوٹے بھائی اور تربیت یافتہ عبد الرحمٰن ابن حاجی روشن خاں قرار پاتے۔ بعد ازاں مطبع مصطفائی اور مطبع نظامی سے راہ نجات کے جو نسخے شائع ہوئے ان میں شاہ رفیع الدین کی بجائے مولوی حافظ محمد علی کا نام بحیثیت مصنف کے چھاپا گیا ہے۔ جیسا کہ آگے ہم تفصیل سے بتائیں گے۔

۲۔ شاہ عبد العزیزؒ: اسی طرح بعض مالکان مطابع نے راہ نجات کا مصنف شاہ عبد العزیز دہلوی گردانا ہے۔ چنانچہ راہ نجات کے مندرجہ ذیل مطبوعہ ایڈیشن ہماری نظر سے گذرے ہیں جن پر شاہ عبد العزیز کا نام بحیثیت مصنف طبع ہوا ہے :۔

۱۔ مطبوعہ کلکتہ۔ (ٹائپ) قبل ۱۸۵۷ء ۲۔ مطبع اسلامی کلکتہ۔ (ٹائپ) قبل ۱۸۵۷ء

۳۔ مطبوعہ مدراس (لیتھو) سن طباعت ندارد ۴۔ مطبع انوارِ عظیم مدراس (لیتھو) ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء

۵۔ مطبع معدن فیض مدراس (منظوم) ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء

اس کو جمال الدین الفتؔ نے ۱۲۶۲ھ ۱۸۴۶ء میں نظم کیا ہے۔

مطبع اسلامی کلکتہ کے نسخہ میں خاتمۃ الطبع کی عبارت اس طرح ہے[1]

"کہتے ہیں کہ یہ رسالہ تصنیفات سے مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ کے ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ سابق اس کے یہ رسالہ بارہا چھاپا گیا اور تمام فروخت میں پہنچا۔ بالفعل چونکہ کم یاب ہے اس واسطے خادم الطلبہ امیدوار رحمت بدرگاہ صمد سید محمد عفا اللہ عنہ نے واسطے فائدہ عام کے چھبیسویں رمضان المبارک روز جمعہ مطبع اسلامی میں متصل مسجد منشی غلام رحمٰن مرحوم کے چھپوایا۔"

مطبع انوارِ عظیم مدراس کے مطبوعہ نسخہ میں خاتمۃ الطبع کی عبارت اس طرح ہے[2]

"کہتے ہیں کہ یہ رسالہ تصنیفات سے مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے ہے"

مدراس کے دوسرے نسخہ میں یہ عبارت اس طرح ہے[3]

"الحمد للہ کہ وسیلہ حسنات رسالہ راہ نجات کہ تصنیفات سے جناب قدوۃ المفسرین، امام المحدثین قطب العارفین خلاصۂ علمائے عصر سر دفتر فضلائے دہر منبع فیوضات لم یزلی حضرت کثیر البرکت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہٗ"

مطبع معدن فیض مدراس سے راہ نجات کا جو منظوم ترجمہ شائع ہوا ہے اس کو جمال الدین الفتؔ نے نظم کیا ہے اور مصنف کی صراحت اس طرح کی گئی ہے[4]

پہلے اے بھائی کہو حمد خدا — بعد نعت شفیع روز جزا
بھیج اون پر پھر صلوٰۃ شتاب — اور اون کے آل اور اصحاب
ایک ہندی رسالہ نثر تمام — ہے گا راہ نجات جس کا نام
شاہ عبدالعزیز مولانا — جس کو تصنیف کی ہے اے دانا
بندۂ کمترین جمال الدین — خاکپائے ہداۃ راہِ یقین

---

[1] راہ نجات مطبوعہ مطبع اسلامی کلکتہ ص ۵ [2] راہ نجات مطبوعہ انوار عظیم مدراس ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء ص ۹۸ [3] راہ نجات مطبوعہ مدراس لیتھو ص ۱۰۔ [4] راہ نجات منظوم مطبوعہ مطبع معدن فیض مدراس ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء

نظم اس کو کیا مگر آساں　　حفظ تا ہو عوام پہ آساں

تاریخ نظم اس طرح لکھی ہے[1]

جب کہ الفت نے کر دیا نظم　　نثر جو تھا رسالہ راہ نجات

نام اس کا مشعر تاریخ　　بولا بہجت نے "ہادی الخیرات" ۱۲۶۲ھ

راہ نجات کے تین خطی نسخے بصراحت ذیل بھی پائے جاتے ہیں۔

۱۔ نسخہ کتب خانہ سالار جنگ حیدر آباد دکن

کتاب میں یا ترقیمہ میں کہیں یہ صراحت نہیں ہے کہ یہ شاہ عبد العزیز کی تالیف ہے مگر مرتب فہرست نصیر الدین ہاشمی نے مولف کی حیثیت سے شاہ عبد العزیز کا نام لکھا ہے۔ ترقیمہ کی عبارت درج ذیل ہے۔

" تمام شد نسخہ متبرکہ مسمی راہ نجات بخط نادرست احقر العباد روشن علی متوطن موضع ....[2]

۲۔ نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

اس نسخہ پر مندرجہ ذیل ترقیمہ ہے۔

" الحمد للہ کہ وسیلہ حسنات رسالہ راہ نجات کہ تصنیف جناب قدوۃ المفسرین امام المحدثین قطب العارفین خلاصہ علمائے عصر اس دفتر فضلائے دہر منبع فیوضات لم یزلی حضرت کثیر البرکت مولانا و مرشدنا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ ..... بتاریخ بست و ششم ربیع الثانی ۱۲۶۲ھ از دست شمس الدین علی خاں عرف بخشی جی تحریر یافت "[3]

۳۔ نسخہ رضا لائبریری رام پور

" تمام ہوا یہ رسالہ مسمی راہ نجات من تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا شاہ عبد العزیز مرحوم و مغفور بتاریخ بست و چہارم شہر محرم ۱۲۴۸ ہجری "[4]

کلکتہ اور مدراس کے اہل مطابع نے راہ نجات پر بحیثیت مصنف شاہ عبد العزیز کا نام لکھا ہے۔ شمالی ہند میں دہلی اور یوپی کے کسی مطبع نے شاہ عبد العزیز کے نام سے اس کتاب کو نہیں چھاپا ہے۔

شاہ عبد العزیز یا شاہ رفیع الدین کے حالات جن تذکروں یا کتابوں میں شائع ہوئے ہیں ان میں راہ نجات کا

---

[1] راہ نجات منظوم مطبوعہ مطبع معدن فیض مدراس ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء [2] فہرست مخطوطات اردو کتب خانہ سالار جنگ از نصیر الدین ہاشمی (حیدر آباد دکن ۱۹۵۷ء) ص ۹۰، ۹۱ [3] اردو مخطوطات کتب خانہ آصفیہ جلد دوم از نصیر الدین ہاشمی حیدر آباد دکن ۱۹۶۱ء ص ۹۵ [4] فہرست مخطوطات اردو رضا لائبریری رام پور ص ۶۸

کسی صاحب تذکرہ نے ان حضرات کی تصنیف نہیں بتایا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اہل مطابع نے کتاب کو معتبر ثابت کرنے کے لئے ان حضرات سے اس کتاب کو منسوب کر دیا ہو۔

۳۔ **مولوی حافظ محمد علی پانی پتی** مختلف مطابع کے مندرجہ ذیل راہ نجات کے وہ ایڈیشن ہیں جن پر بحیثیت مصنّف مولوی حافظ محمد علی پانی پتی مرحوم کا نام طبع ہوا ہے۔

۱۔ مطبع نولکشور کانپور ۱۸۸۹ء نواں ایڈیشن
۲۔ مطبع نولکشور کانپور ۱۹۱۲ء سترہواں ایڈیشن
۳۔ مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۷۸ھ ۱۸۶۱ء
۴۔ مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء
۵۔ مطبع مخزن العلوم غازی پور بعد ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء
۶۔ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۵ھ ۱۸۶۸ء
۷۔ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۳ء
۸۔ مطبع انصاری دہلی سن طباعت ندارد
۹۔ مطبع نامی لکھنؤ ۱۸۹۷ء (منظوم)

راہ نجات کو خواجہ عاشق علی نے ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۵ء میں نظم کیا ہے۔ قطعہ تاریخ میں مصنف رسالہ کا ذکر اس طرح سے کیا ہے[1]

تھے محمد علی جو اک فاضل ذی کمالات صاحب درجات
کر کے تصنیف مسئلے دین کے نام رکھا انہوں نے راہ نجات
معتبر جانتے ہیں سب اوس کو تھے مصنّف جو مخزن البرکات
پر نہ رہتے تھے فرض واجب یاد اور نہ سنّت نہ نفل نہ مکروہات
وجہ یہ تھی نہ یاد رہنے کی نثر میں تھا بیان صوم و صلاۃ
اس لئے نظم کا خیال ہوا کہ ہو ازبر بیان دینیّات
ہو چکا جب رسالہ نظم یہ سب سال کی فکر میں رہا دن رات
ہاتف غیب نے کہا عاشق اس قدر کیوں ہے فکر تاریخات
مل گیا آپ کو صلہ اس کا پا گئے واہ خوب راہ نجات
۱۳۱۳ھ

مولوی حافظ محمد علی پانی پت کے قدیم باشندے اور نہایت مقدس و صالح بزرگ تھے۔ ان کے علم و فضل اور صلاح و تقویٰ کا اندازہ اس سے لگائیے کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۲۲۵ھ ۱۸۱۰ء) نے اپنی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے جن حضرات کے لئے وصیت کی تھی اس میں ان کا نام سر فہرست ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے الفاظ ملاحظہ ہوں[2]

---

[1] راہ نجات منظوم مطبوعہ مطبع نامی لکھنؤ ۱۸۹۷ء ص ۵۶ [2] مجموعہ وصایا اربعہ ص ۱۴۶

نماز جنازہ بجماعت کثیر امام صالح مثل حافظ محمد علی یا حکیم سکھوا یا حافظ پیر محمد بجا آرند۔

نماز جنازہ کثیر جماعت کے ساتھ صالح امام مثلاً حافظ محمد علی یا حکیم سکھوا یا حافظ پیر محمد پڑھائیں

وضو

مالا بدمنہ (فارسی)[1]

بداں کہ فرض در وضو چہار چیز است شستن رو از موئے سر تا زیر ذقن و تا ہر دو گوش و ہر دو دست یا ہر دو آرنج و مسح چہارم حصہ سر و شستن ہر دو پا با ہر دو شتالنگ ص ۱۳

راہ نجات (اردو)[2]

فرض وضو میں چار ہیں ایک منہ دھونا ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک۔ دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں سمیت تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا چوتھے دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں سمیت ص ۵

نواقض وضو

شکنندۂ وضو ہر چیز است کہ از پیش یا پس بر آید و نجاست سائلہ کہ از تمام بدن بر آید ... و خفتن بر پشت یا بر پہلو یا تکیہ زدہ بچیزیکہ اگر کشیدہ شود بیفتد شکنندۂ وضو است ص ۱۵

جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جائے اور لہو یا پیپ نکل کے بھی وضو ٹوٹ جاتے اور چت یا کروٹ لگا کے یا تکیہ دے کے سوئے وضو ٹوٹ جائے ص ۵

بیان غسل

در غسل تمام بدن و آب در دہن و در بینی کردن فرض است و سنت آنست کہ اول دست بشوید و نجاست حقیقی از بدن پاک کند پستر وضو کند۔ سہ بار تمام بدن بشوید۔

غسل کے اندر فرض تین چیز ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔ پر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے دور کرے۔ پھر وضو کرے پھر بدن پر تین بار پانی بہائے۔

بیان تیمم

اگر مصلی بر آب قادر نباشد بسبب دوری آب یک کروہ چہار ہزار قدم یا بسبب خوف حدوث

اگر نمازی کو پانی نہ ملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی خلل کرتا ہو۔ پاک مٹی پر تیمم کرکے

---

۱ مالا بدمنہ از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مطبع نولکشور پریس لکھنؤ ۱۲۸۷ھ

۲ راہ نجات مطبع مصطفائی لکھنؤ ۱۲۷۲ھ

بیماری.... اور جائز است کہ عوض وضو و غسل	نماز پڑھے۔
تیمم کند ص ۲۳	صفحہ ۶

حج۔ آخری عنوان ہے۔

یکے از ارکان اسلام حج است وآں فرض عین است	پانچواں رکن اسلام کا حج ہے جسے حق تعالیٰ خرچ
اگر شرائط وجوب آں یافتہ شود و منکر آں کافر	راہ اور سواری دے اور راہ میں امن ہو حج اوس
است و تارک باوجود شرائط وجوب فاسق،	پر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے کافر ہے
لیکن از بسکہ دریں دیار شرائط کم تر موجود می شود	اور جس پر فرض ہو اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا
در عمر یک بار واجب است وقوع آں بار بار	گنہگار ہے حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے
می شود، عند الحاجت مسائل آں می تواں آموخت	جب خدا اسباب میسر کرے اوس وقت معلوم کر لے
لہذا مسائل حج دریں رسالہ مختصر ذکر نکردہ شد	اس واسطے باقی مسئلے بیان نہ کئے

اسی طرح دوسرے عنوان مثلاً اذان، فرائض نماز، اوقات نماز، واجبات نماز، سجدہ سہو، سنن نماز، بیان جماعت، مکروہات نماز، نماز مسافر، نماز جمعہ، نماز عیدین، بیان زکوٰۃ، فطرہ اور روزہ وغیرہ بھی مالابدمنہ اور راہ نجات میں پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں۔

اس تقابلی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ راہ نجات فارسی کتاب مالابدمنہ کا تلخیصی ترجمہ ہے اور اس کی اساس پر راہ نجات مرتب ہوئی ہے۔

یہ بات شاہ رفیع الدین یا شاہ عبدالعزیز کے مرتبہ سے فروتر ہے۔ کہ وہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی متداول کتاب مالابدمنہ کا تلخیصی ترجمہ کر کے راہ نجات مرتب کریں۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان کے والد شاہ ولی اللہ کے شاگرد ہیں۔ لہذا زیادہ قرین قیاس یہ بات ہے کہ جن لوگوں نے راہ نجات کا مؤلف مولوی حافظ محمد علی پانی پتی کو بتایا ہے ان ہی کی بات معتبر ہے۔

اب ہم راہ نجات کا تعارف اور حاصل مطالعہ پیش کرتے ہیں۔

راہ نجات کا آغاز اس طرح ہوتا ہے[1]

"اے عزیزو! سمجھو اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے جو کوئی مسلمان ہو خدا کے دوستوں میں داخل ہو۔ دنیا میں بھی اوس پر رحمت ہو اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پاوے اور بغیر

---

[1] راہ نجات مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۷۲ھ ص ۲

مسلمان ہوئے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی اس واسطے ہے کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد کو اور سب گھر کے آدمیوں کو سکھاوے تو مرنے کے پیچھے عذاب سے نجات پاوے اور نہیں تو بہت عذاب دیکھے گا۔ یہ بھی اور اُس کے گھر والے بھی، اب سنو تم دل سے مسئلے دین کے کہ پکی پکی کتابوں معتبر سے نکال کر بیان کرتا ہوں"۔

کتاب کا اختتام اس طرح ہوا ہے[1]

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ ہو۔ انسان کو لازم ہے اور لائق یوں ہے کہ اپنے تئیں لحاظ کر کے سب سے برا آپ کو جانے اور کسی کو برا نہ سمجھے اور کسی کا عیب تلاش نہ کرے پس بغیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہو جاتے ملائمت سے اوسے نصیحت کر دے لیکن فضیحت نہ کرے اور رسوا نہ کرے حق تعالیٰ نیک عمل کی توفیق دے"۔

ایک اقتباس بطور نمونہ ملاحظہ ہو[2]

" اول پیغمبر حضرت آدم ہیں باپ سب آدمیوں کے۔ اون کے پیچھے اولاد سے اون کی اور بہت سے پیغمبر ہوئے گنتی اون کی خدا کو معلوم ہے۔ آخر سب سے پیچھے دنیا میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اسی واسطے حضرت سب پیغمبروں کے سردار ہیں، پیدا ہوئے ہیں مکہ شریف میں، جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی۔ اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا۔ پھر تیرہ برس مکہ شریف میں اور رہے وہاں معراج ہوئی۔ حضرت جبرئیل براق لے کر آئے۔ حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصٰی میں لے گئے عرش و کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت و دوزخ کی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا کی طرف سے پائیں اور پانچوں وقت کی نماز بھی وہاں فرض ہوئی۔ پھر جب حضرت ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک میں آئے۔ دس برس وہاں رہے جب ترسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی۔ چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہاں بنی۔ چار کرسی حضرت کی یہ ہیں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف"۔

زبان و بیان | مضاف، مضاف الیہ سے پہلے استعمال کیا گیا ہے مثلاً

مسئلے دین کے صہ ۲ روزے رمضان کے صہ ۲ بندے خدا کے صہ ۳ گنتی اون کی صہ ۳

---

[1] راہ نجات۔ مطبع مصطفائی کانپور ۱۲۷۲ء صہ ۲۳ [2] راہ نجات صہ ۴

کتابیں خدا کی صہ۳ ـــــ حکم خدا کے صہ۳ ـــــ باپ سب آدمیوں کے صہ۳ ـــــ رسول خدا کے صہ۴

کہیں کہیں عربی زبان کے تتبع میں فعل پہلے پھر فاعل استعمال کیا ہے مثلاً

سمجھو تم اس بات کو صہ۲ ـــــ سنو تم پہلے کلمہ کے معنی صہ۲ ـــــ پیدا ہوئے مکہ شریف میں صہ۳

چند الفاظ کا استعمال | دوستدار ۔ دوستدار اون کا بہشتی اور دشمن اون کا دوزخی ہے صہ۴

سمیت ۔ تین کلی کریں مسواک سمیت صہ۵ ـــــ دوگانہ ۔ دوگانہ نفل پڑھے ثواب بہت پاوے صہ۵

تلک ۔ جب تلک لہو نکلے صہ ۶ ـــــ جھڑ ۔ جھڑ ہو یا اندھیری رات صہ۷ ـــــ پھر کے (پھر سے) واجب ہے کہ پھر کے اوس نماز کو پڑھے صہ۷، ۸ ـــــ بنگا ۔ پاؤں آگے کر کے صف کو بنگا نہ کریں صہ۱۰

بانواں ۔ بانواں پانوں بچھا کے اوس پر بیٹھیں صہ۱۲ ـــــ سلف، لاچاری ۔ جو کوئی کاروبار، سودے سلف کو نہ ہو ۔ لاچاری کو دن میں باہر جایا کرے صہ ۱۷ ـــــ باسن ۔ لال تاگے یا سن پر باندھ کے مردوں کو فاتحہ دینی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہے صہ ۱۸ ـــــ تغاری ۔ توا، تغاری، پکانے کے برتن اون میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے صہ۱۹

برس دن ۔ برس دن اوس پر گذرے ۔ چالیسواں حصہ فرض جان کے خدا کی راہ میں دے صہ ۱۹

رلی ملی ۔ اونٹ، گائیں بکریاں زیادہ رلی ملی ہوں صہ۱۹

پڑیا، پڑوا ۔ پڑیا یا پڑوا برس دن سے زیادہ کی دو برس سے کم کی دیوے صہ۱۹ ـــــ پیسہ (رقم) زکوٰۃ کا پیسہ سیدوں کو نہ دے صہ۲۰ ـــــ محتاجگی ۔ سوال کرنا بغیر نہایت محتاجگی کے حرام ہے ۔ صہ۲۰

پیچھے (بعد کو) پیچھے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی صہ۲۱ ـــــ چنگا ۔ جو بیمار چنگا ہو کے مرا صہ ۲۲

چند مصادر کا استعمال | نماز کرنا ۔ کہو تم اپنی اولاد کو نماز کریں جب سات برس کے ہوں ۔ صہ۵، ۷

ناک جھاڑنا ۔ بائیں (ہاتھ) سے ناک جھاڑیں صہ۵ ـــــ نماز جانا ۔ نماز جاتی نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے صہ۸

سلام دینا ۔ سجدہ سہو کا کرے سلام دے صہ ۹ ـــــ خو پکڑنا ۔ فاسق وہ ہے کہ گناہ کبیرہ جس نے کیا یا صغیرہ پر خو پکڑے صہ۱۰ ـــــ چگنا ۔ آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چگا کریں صہ۱۹ ـــــ پہرنا (پہننا) کرتہ یا پاجامہ پہر کے ہنداوس کے نہ باندھے ۔ صہ۱۴، ۱۸، ۲۰ ـــــ روزہ رکھنا ۔ عورت حیض نفاس والی روزہ کھا دے صہ ۲۲

بے نافیہ بطور سابقہ | بے ایمان ۔ مرد بے ایمان تھا صہ۴ ـــــ بے وسواس ۔ بے وسواس نماز قرآن پڑھا کرے صہ ۶ ـــــ بے خطرہ ۔ بے خطرہ نماز پڑھا کرے ـــــ بے عیب ۔ قربانی فربہ بے عیب ذبح کرے ـــــ بے قصد ۔ کلی کرتے ہوئے بے قصد حلق میں پانی اُتر گیا ۔

بے اجازت ۔ کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا (گناہ ہے) صہ۲۳